قرآنی معارف نمائی کے متعلق
خلیفہ قادیان کی طرف سے
علمائے دیوبند کا چیلنج منظور
قابلِ غور علمائے اسلام

گذشتہ جلسۂ اسلامیہ قادیان میں کسی دیوبندی عالم نے مرزا صاحب قادیانی کے ذکر میں کہا تھا کہ ہم کو معلوم نہیں کہ وہ معارف قرآنیہ کیا ہیں جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے استنباط کئے ہیں۔

اس کے جواب میں خلیفہ قادیان کا ایک مضمون اخبار "الفضل" مورخہ ۱۶-جولائی ۱۹۲۵ء میں نکلا ہے جس کی سرخی ہے "علماء دیوبند کا چیلنج منظور" جس میں بجائے چیلنج منظور کرنے کے علماء دیوبند کو دو طرح سے چیلنج دیا ہے پہلے ہم دیوبندی چیلنج کے الفاظ خود قادیانی اخبار مذکور سے نقل کرتے ہیں۔ پھر اس کی منظوری دکھاوینگے تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ منظوری ہے یا جدید چیلنج۔ اخبار الفضل مورخہ مذکور خلیفہ قادیانی کی تقریر یوں لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ نئے علم کلام جدید لاثانی دلائل نئے انوکھے اچھوتے مسائل کی دھوم تھی غل تھا۔ مگر جب پوچھا گیا کہ وہ معارف کیا ہیں تو جواب ندارد۔ کم سے کم کسقدر معارف قرآنیہ ہونے چاہئیں، کتنے دلائل اور علوم مختصہ ہوں جن سے انسان مسیح موعود مہدی مسعود ہو سکے۔ تم (احمدی) اُن کی صرف فہرست بنادو تو پھر خدا چاہے ہم (دیوبندی) بتادینگے کہ یہ معارف بالکل مسروقہ ہیں۔" (الفضل ۱۶-جولائی ۲۵ء)

الجواب ناظرین! اس دیوبندی چیلنج کا مطلب صاف ہے کہ چیلنج دہندہ مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ سننا چاہتا ہے۔ سننے کے بعد وہ مسروقہ ہونا دکھانی

کا وعدہ کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس مضمون کے چیلنج کا جواب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ "ہاں ہم بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں نکتہ سنجی مرزا صاحب نے کی ہے جو پہلے کسی نے نہیں کی"۔ اگر قادیانی جماعت کو یہ معارف مرزا نہ ملتے اور ہم سے اس بارے میں مدد مانگتے تو ہم اُن کو بتاتے کہ فلاں فلاں نکتہ مرزا صاحب نے ایجاد کیا ہے جو پہلے کسی نے نہیں کیا ہے (باوجود نہ پوچھنے کے آگے چلکر چند نکتے جو دراصل **نقطے** ہونگے ہم بتادینگے) بہرحال خلیفہ قادیان نے اس چیلنج کو جن لفظوں میں منظور کیا ہے وہ یہ ہیں۔

"**دیوبندیوں کا چیلنج منظور** اگر وہ (دیوبندی) لوگ اپنی اس بات پر مضبوط اور قائم ہیں اور اس کو صداقت کا معیار قرار دینے کیلئے تیار ہیں تو اس بات کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں سے وہ حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ پہلی کتابوں میں قرآن کریم سے اخذ کر کے بیان کئے گئے ہیں۔ کہدینے کو تو انہوں نے کہدیا کہ مرزا صاحب نے کوئی معارف بیان نہیں کئے۔ اور جو کئے ہیں وہ سرقہ ہیں پچھلی کتابوں میں موجود ہیں۔ لیکن اگر اس بات پر ثابت قدم رہیں اور اس کو سچائی کا معیار سمجھیں تو اس کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے ایسے قرآنی حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ حضرت مسیح موعود سے پہلے کسی نے لکھے ہیں۔" (الفضل ۱۶ جولائی ۲۵ء)

الجواب یہانتک تو ٹھیک کہا۔ مگر اس سے آگے دیوبندیوں کا روئے سخن پھیرنے کو جھٹ سے لکھ مارا کہ

"**دیوبندیوں کو چیلنج** مگر مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں پس حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے پرکھنے سے **پہلے ہمیں جدت**

وکثرت کا معیار قائم کرلینا چاہیئے۔ اور اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء ملکر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔ پھر میں ان کے مقابلہ پر کم سے کم دو گنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھے ہیں۔ اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین ومصنفین نے بھی نہیں لکھے۔ اگر میں کم سے کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بیشک مولوی صاحبان اعتراض کریں۔

طریق فیصلہ یہ ہوگا کہ مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک سال[۱] تک لکھکر شائع کریں۔ اور اس کے بعد میں اس پر جرح کرونگا جس کیلئے مجھے چھ ماہ[۲] کی مدت ملیگی۔ اس مدت میں جسقدر باتیں اُن کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں اُن کو میں پیش کرونگا۔ اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں واقع میں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ ان کی کتاب کا تسلیم کیا جائیگا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے۔ اس کے بعد میں چھ ماہ[۳] کے عرصے میں ایسے معارف قرآنیہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھونگا جو پہلے کسی مصنف اسلامی نے نہیں لکھے۔ اور مولوی صاحبان کو چھ ماہ[۴] کی مدت دیجائیگی کہ وہ اس پر جرح کرلیں۔ اور جس قدر حصہ اُن کی جرح کا منصف تسلیم کریں اُس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائیگا۔ اور دیکھا جائیگا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے کئے گئے ہونگے اور جو پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہونگے ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا نہیں جو اُنہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کئے ہوں اور وہ پہلی کسی کتاب

[۱] ایک سال [۲] ڈیڑھ سال [۳] دو سال [۴] اڑھائی سال ۱۲

میں موجود نہ ہوں۔ اگر میں ایسے دوگنے معارف دکھانے سے قاصر رہوں تو مولوی صاحبان جو چاہیں کہیں۔ لیکن اگر مولوی صاحبان اس مقابلہ سے گریز کریں یا شکست کھائیں تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ منجانب اللہ تھا۔" (حوالہ مذکور)

الجواب قبل از فیصلہ متعلقہ چیلنج اول جدید چیلنج دینے کا خلیفہ قادیان کو حق تھا یا نہیں؟ اس کا فیصلہ تو ہم اہل الرائے پر چھوڑتے ہیں۔ ہاں ہم اتنا تو ضرور کہینگے کہ یہ چیلنج منظور کرکے کم سے کم کاغذی میعاد اڑھائی سال اور فیصلہ منصف ملاکر تین سال لگینگے۔ جس پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ؎

کون جیتا رہے اس زلف کے سر ہونے تک

مگر چونکہ چیلنج علماء دیوبند کو ہے اس لئے اصل حق جواب اُنہی کو حاصل ہے۔ ہاں خاکسار بطور مشورہ عرض کرتا ہے کہ اس طویل مدت پر کہیں یہ قول صادق نہ آئے "تا تریاق از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود"

خلیفہ قادیان کی نکتہ سنجی

خلیفہ صاحب کا کمال علم جانچنے کو اُن کا وہ فقرہ جو ہم نے جلی قلم سے لکھا ہے ناظرین ملاحظہ میں لائیں۔ جو یہ ہے

"پہلے ہمیں جدت وکثرت کا معیار قائم کرلینا چاہیئے"

کثرت کا معیار تو بتایا کہ جتنے معارف غیر احمدی علماء بتائینگے اُس سے دوگنے میں (خلیفہ) بتاؤنگا۔ مگر جدت کا معیار نہ بتایا کہ وہ کیا ہوگا۔ غالبًا وہ ہمارے لئے چھوڑ دیا۔ پس ناظرین سُنیں۔

علماء دیوبند مانیں یا نہ مانیں، ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایسے ایسے نکتے اور معارف قرآن سے نکالے ہیں جو اُن سے پہلے واقعی کسی نے نہیں نکالے تھے۔ شوق ہو تو کان لگاکر سنئے!

(۱) آیت قرآنیہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ یہ پیشگوئی ہے اس امر کی کہ جو وقت

ریل جاری ہوگی تو اونٹ بیکار ہو جائینگے اُسوقت مسیح موعود آئینگے چنانچہ
مرزا صاحب تشریف لے آئے ۔ (جل جلالہ)

(۲) "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ لیلة القدر سے مراد ہے گمراہی کا زمانہ۔
یہ پیشگوئی ہے اس امر کی کہ جب سخت گمراہی ہوگی تو مسیح موعود آئینگے۔ چنانچہ
یہ زمانہ سخت گمراہی کا ہے لہذا مرزا صاحب بمنصب مسیح موعود آ گئے چنانچہ
الہام الٰہی ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ اگر میں (مرزا)
مسیح موعود نہیں تو پھر دکھاؤ کون ہے" (کیا ہی صفائی کا ہاتھ ہے)

سخت بے انصافی ہے جو یہ کہا جائے کہ قادیانی مسیح نے نکتہ آفرینی نہیں کی۔
کیا کوئی دیوبندی عالم ان معارف کا ثبوت کسی سابق مفسر کے کلام سے دکھا سکتا
ہے (فرقہ باطنیہ کی ہم نہ سنینگے) اس لئے ایسے معارف پر مرزا صاحب اور اُن کی
امت بطور فخر کہہ سکتے ہیں ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

دوسرا طریق فیصلہ خلیفہ قادیان نے علماء دیوبند کے سامنے دو طریق
فیصلہ لکھے ہیں۔ ایک تو اوپر مذکور ہوا جس میں کم سے کم مع فیصلہ تین سال لگتے
ہیں۔ نیز اُس میں مرزا صاحب متوفّٰی کی نکتہ سنجی کا مقابلہ تھا۔ دوسرا طریق فیصلہ
وہ ہے جس میں خلیفہ صاحب خود پیش ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

" اگر مولوی صاحب (دیوبندی) اس طریق فیصلہ کو ناپسند کریں اور اس سے
گریز کریں تو دوسرا طریق یہ ہے کہ میں جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ادنےٰ
خادم ہوں میرے مقابلہ پر مولوی صاحبان آئیں۔ اور قرآن کریم کے تین رکوع
کسی جگہ سے قرعہ ڈالکر انتخاب کرلیں۔ اور وہ تین دن تک اس ٹکڑے کی
ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہوں
اور میں بھی اسی ٹکڑے کی اسی عرصہ میں تفسیر لکھونگا۔ اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم

کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کرونگا۔ اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کرونگا جو اس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہونگے۔ اور پھر دنیا خود دیکھ لیگی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے قرآن کریم کی کیا خدمت کی ہے۔ اور مولوی صاحبان کو قرآن کریم اور اس کے نازل کرنے والے سے کیا تعلق اور کیا رشتہ ہے۔"

(خاکسار مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان)

الجواب عرصہ دراز ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے پیر صاحب گولڑوی (پنجاب) کے ذیل میں خاکسار کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی۔ جو اُس زمانہ منظور کرکے پیر صاحب موصوف مع جماعت علماء تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب موصوف تشریف نہ لائے تھے۔ جس پر پیر صاحب کے مرید (سلطان محمود) نے ایک منظوم اشتہار لکھا تھا جس میں مرزا صاحب کو مخاطب کرکے ایک شعر یہ بھی لکھا تھا۔

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ
نکل دیکھیں تری تفسیر دانی

اُس زمانہ میں بھی خاکسار نے مرزا صاحب کی دعوت قبول کی تھی۔ اب تو مطلع بالکل ہی صاف ہے گو ہماری اس میں ہتک ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کے سامنے بیٹھیں جو نہ علوم ظاہریہ کے عالم ہیں نہ کسی باطنی درجہ کے مدعی۔ تاہم چونکہ مثل سابقہ فیصلوں کے اس مرتبہ بھی ہم کو فیصلہ کرنا منظور ہے۔ لہٰذا

ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں کہ بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔ پس آپ اُسی میدان میں تشریف لے آئیے جس میں مرزا صاحب نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ پس سنئے!

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوٰے کیا کریں — ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آئیے — دعوٰی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے۔

(میں ہوں مرزا صاحب قادیانی نبی کا پرانا باوفا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری)

{اس کا جواب "الفضل" قادیان مورخہ ۱۰ ستمبر ۲۵ء میں نکلا۔ اُس کا جواب "الجواب" اہلحدیث" سے درج ذیل ہے}